حضرت قطب رائچور قدس سرہٗ کے ۶۰۰ء سالہ جشن ولادت کے موقع پر ایک مضمون

صاحبِ تصانیف کثیرہ شیخ المشائخ سجادہ نشین حضرت قطب رائچور اور

مسلکِ اعلیٰ حضرت

از: سید محمد عزیز اللہ حسینی اشرفی (سید طاہر اشرف) ایڈیٹر ''ماہنامہ سنی آواز'' ناگپور

صاحبِ تصانیف کثیرہ حضور شیخ المشائخ حضرت علامہ السید الشاہ چندا حسینی صوفی اشرفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور رحمۃ اللہ علیہ پندرھویں سجادہ نشین اور علاقۂ دکن کے وہ مسلم صاحب علم بزرگ تھے، جن کی بارگاہ علم میں بڑے بڑے صاحبانِ علم نے زبردست خراجِ عقیدت پیش کی۔ اور علما کرام آپ کے علم کی گہرائی کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے تھے۔ پہلے ہم آپکے آباؤ اجداد اور خاندانی بزرگوں کا مختصر تذکرہ کریں گے تاکہ قاری کو آپ کے خاندان کے بزرگوں کے حالات کا علم ہو جائے۔ حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ دکن کے مشہور و معروف ولی کامل قطب رائچور حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ المتوفی ۸۹۲ھ کے پندرھویں سجادہ نشین تھے۔

حضرت قطب رائچور:۔ سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ دکن کے صاحبِ فیض و مشہور و معروف اولیاء کرام میں سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں ۸۶۸ھ میں ملک عراق کے مقام سامرہ سے ملتان تشریف لائے اور وہیں سکونت پذیر ہوئے۔ حضرت قطب رائچور کے جدّ امجد حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی قدس سرہٗ مع اپنی اہلیہ محترمہ اور اپنے برادرِ مکرم رحمۃ اللہ علیہما کے فیروز شاہ بہمنی کے دورِ حکومت میں گلبرگہ شریف تشریف لائے اور سلطان فیروز شاہ بہمنی نے آپ حضرات کو فوج میں اعلیٰ عہدوں پر مامور کیا۔

کرامت کا اظہار:۔ ایک روز فیروز شاہ بہمنی اپنے فوجی دستہ کے ساتھ شکار کے لئے نکلا۔ حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی اور آپ کے بھائی بھی ساتھ تھے۔ جب بادشاہ کی طبیعت شکار سے سیر ہوئی تو واپسی کا حکم دیا، بادشاہ کی سواری جب شہر کے قریب پہنچی تو اس کی شہزادی بالاخانہ پر کھڑی ہو کر جلوسِ شاہی کا منظر دیکھ رہی تھی کہ اچانک شہزادی کی نظر ایسے دو سواروں پر پڑی کہ جو بادشاہ کے سر پر اُڑتے چلے آرہے تھے۔ جب سلطان قصر شاہی میں داخل ہوا تو شہزادی نے حیرت زدہ ہو کر چشم دید واقعہ بیان کیا۔ شہنشاہ بھی اس عجیب و غریب واقعے کو سن کر حیرت زدہ ہو گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ میرے ارکانِ دولت میں ایسے باکمال و باکرامت خوش نصیب لوگ ہیں۔ چنانچہ شدید طوفانِ بادو باراں شروع ہوا کہ بڑے بڑے تنادار

درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دے۔ بادشاہ نے کہا کہ اب گلِ مقصود ہاتھ آسکتا ہے۔ دو جاسوسوں کو حکم دیا کہ وہ تمام ارکانِ دولت کی خبر لیں اور جو کچھ دیکھا ہے فوراً آکر سنادیں۔ جاسوس اپنے کام پر روانہ ہوگئے، گشت کرتے ہوئے حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی قدس سرہٗ کے خیمے پر پہنچتے ہی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ باوجود سخت آندھی وطوفان کے چراغ روشن ہے۔ یہ دونوں حضرات تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف ہیں۔ وہ دونوں جاسوس لوٹ کر سلطان کو اس عجیب وغریب واقعہ کی اطلاع دیدی۔ادھر سلطان پراُن حضرات کی حقیقت حال سے آگاہی ہوئی اور ادھر کشف سے ان حضرات نے معلوم کرلیا کہ سلطان نے ہمیں جان لیا اور ہمارا رازِ ولایت آشکار ہوگیا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے کوچ کریں۔الغرض حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی قدس سرہٗ مع اپنی اہلیہ محترمہ اور بھائی کے اسی شب تیرہ وتار اور طوفانِ بادوباراں میں ہی روانہ ہوگئے۔ درمیانِ سفر میں ایک خوفناک ندی دریائے بھیما کے کنارے پہنچے تو دیکھا ندی کا پانی بہت تیز رفتار سے رواں ہے اوراس کے دونوں کنارے لبریز ہیں۔ چنانچہ آپ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے قدم مبارک کو پانی میں رکھا اور اسی پانی پر ہی اپنی چادر بچھادی۔ وہ چادر ان حضرات کے لئے سواری کا کام دینے لگی، تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ چادر کا ایک کونہ ہلنے لگااور حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی قدس سرہٗ کی اہلیہ محترمہ کے شکم مبارک کے اندر سے آواز آنے لگی کہ جلال الدین کی دنیامیں آمد کاوقت قریب آچکاہے۔آپ کو دردِ زہ محسوس ہونے لگا، بالآخر اسی حالت میں ندی کے اس پار اتر جاتے ہیں۔رات کا وقت اور طوفانِ بادوباراں، جنگل، یہ وہ منظر تھے کہ والدین کو پریشان کرنے کے لئے کافی تھے۔ اس کے باوجود یہ حضرات بالکل بے خوف خدائے تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا بھروسہ کیے ہوئے وہیں قیام پذیر ہوئے۔

حضرت قطب رائچور کے والد ماجد کی جلوہ گری:۔اب بہت جلد دنیا میں آفتابِ ولایت کی جلوہ گری ہونے والی تھی۔ پیدا ہونے والا بچہ باکرامت تھااور شکمِ مادر ہی سے آواز دیتا ہے کہ اے مادرِ محترم اب سید جلال الدین کی آمد بہت قریب ہے لہٰذا آپ تھوڑا کپڑا نگل لیں۔ چنانچہ والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہانے مکھن میں لپیٹ کر کپڑا نگل لیا، تھوڑی دیر کے بعد شکمِ مادر سے نومولود تہبند باندھے ہوئے پیدائش کی آلودگی سے پاک وصاف تشریف لاتے ہیں۔

خواجہ دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز کا حیرت سے آسمان کی طرف دیکھنا:۔ادھر آفتابِ ولایت کی جلوہ گری ہوتی ہے ادھر گلبرگہ شریف میں صاحبِ ولایتِ دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت دیر تک آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ حاضرین کے استفسار پر ارشاد فرمایا کہ :۔۔۔ **''مقام ''رے واڑی'' میں امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں آج ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو آسمانِ ولایت کا چاند ہے، جس کی خوشی آسمانوں پر منائی جارہی ہے''**۔اس طرح حضرت قطب رائچور قدس سرہٗ العزیز کے والدماجد دنیامیں تشریف لائے۔

غیب سے گھوارے کا نمدار ہونا:۔ آپ کے والدین اپنے اس نومولود کے لیے فکر مند تھے کہ ایامِ مسافرت میں اس نومولود کو لے کر کہاں جائیں۔ فوراً آسمان سے ایک گھوارہ نمدار ہوا۔ آپ کو لیکر وہاں سے پرواز کرگیا۔ والدین بچے کی تلاش میں

زمین کی سیر کرتے ہوئے گلبرگہ شریف کے قریب مقام ''**گوگی شریف**''اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جہاں آپ کا روضۂ منورہ ہے۔

انگشت مبارک سے دودھ کا جاری ہونا :۔درخت کے گھنے سائے میں جہاں گہوارہ لگا ہوا تھا وہیں گہوارے کے اطراف چڑیاں چھائی رہتی تھیں، جب آپ کو دودھ پینا ہوتا تو اپنی انگشت شہادت چوسنے لگتے جس سے شیریں دودھ جاری ہوتا جس کو آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔آپ کے والدین اور چچا محترم رحمۃاللہ علیہم چند روز کے بعد آپ کی تلاش میں اس مقام پر پہنچے جو ایک گاؤں تھا جسے گوگی کہتے تھے جس جگہ آپ کا گہوارہ لٹکا ہوا تھا۔

جب آپ اپنی عمر شریف کے شباب کے عالم میں پہنچے جس جگہ آپ کا روضۂ انور ہے وہیں غیر مسلموں کا ایک جوگی سنگم ناتھ رہتا تھا جو استدراج میں اپنے زمانہ میں مشہور تھا۔ایک دن اس نے آپ کی بارگاہ میں گستاخی کی تو آپ نے کرامت سے مجبور کردیا کہ وہ عاجز آجائے جب وہ عاجز آچکا تو آپ نے اسے وہاں سے بھگادیا۔

حضرت خواجہ بندہ نواز کی بارگاہ میں حاضری، اور "چندا حسینی" کے لقب سے ملقب ہونا:۔جب آپ سولہ سال کی عمر شریف میں پہنچے تو آپ حضرت خواجۂ دکن خواجہ بندہ نواز گیسودراز قدس سرہٗ کی خدمتِ اقدس میں شرفِ ملاقات سے مشرف ہونے کے لیے تشریف لے گئے۔جب آپ مجلس خواجہ میں پہنچے تو حضرت خواجہ نے آپ کا شاندار استقبال فرمایا حاضرین کے دریافت پر ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے کامل ولی اور زمانہ کے قطب ہیں۔ حضرت خواجہ نے آپ کو آسمانِ ولایت کا ''چندا'' کہہ کر مخاطب فرمایا۔ یہ لقب آپ کو اتنا پسند آیا کہ تب سے آپ ''سید چندا حسینی'' کے لقب سے ملقب ہوکر ''گوگی شریف'' واپس تشریف لائے، زندگی بھر آپ اسی لقب سے معروف رہے اور آج بھی تاریخ میں اسی لقب سے معروف ہیں۔ آپ کا پیدائشی نام سید جلال الدین حسینی ہے۔ لیکن حضرت خواجہ بندہ بندہ نواز کے بخشے ہوئے لقب ''سید چندا حسینی'' سے معروف ہوگئے۔

آپ کے صاحبزادے :۔ آپ کو خداوندِ قدوس نے چار صاحبزادے عطا فرمائے وہ سب کے سب اپنے وقت کے کامل ولی گزرے ہیں۔ فرزند اکبر حضرت سید شاہ نورعالم حسینی قدس سرہٗ آپ اپنے والد کے جانشین ہوئے، زندگی بھر آپ اپنے والد ماجد ہی کی صحبتِ بابرکت میں رہے بعد وصال اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ سجادگانِ حضرت قطب رائچور آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں اور دو صاحبزادے بیدر میں آسودہ حال ہیں۔

دوسرے صاحبزادے قطب رائچور حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ ہیں۔آپ کا پیدائشی نام سید احمد حسینی ہے اور لقب شمس عالم حسینی قدس سرہٗ ہے۔ آپ ۸۳۸ھ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ کو بیعت وخلافت اپنے والد ماجد قطب الاقطاب ثانی شاہ ادہم حضرت سید شاہ چندا حسینی قطب گوگی شریف سے حاصل ہے۔آپ خلیفہ ہیں حضرت شیخ عارف کے اور آپ خلیفہ ہیں حضرت شیخ جلال الدین زنجانی کے اور آپ خلیفہ ہیں تارک السلطنت حضرت سید شاہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کے۔ دکن میں اشرفی فیض جاری کرنے والے حضرت قطب گوگی شریف اور حضرت قطب رائچور قدس سرہما پہلے بزرگ ہیں۔ دکن میں اشرفی سلسلہ آپ حضرات ہی سے جاری ہوا۔ یہ خاندان اسی نسبت سے صدیوں سے اشرفی ہے۔

حضرت قطب رائچور کو صاحب ولایت رائچور کا عطا ہونا :۔

آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی ہوچکی تھی کہ ایک دن آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے لیے پانی لانے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ نے پانی حاضر کردیا۔ اتفاقاً ایک کوّا وضو کے برتن میں بیٹ کردیا تو آپ نے اس کوّے کو پر جلال نظر سے دیکھا اور کوّا آپ کی پُر جلال نظر کی تاب نہ لا کر اسی وقت زمین پر گر کر مر گیا۔

اس واقعہ کے بعد آپ کے والد ماجد حضرت قطب گوگی شریف قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جلال؟ اسی وقت آپ نے کوّے پر رحمت بھری نظر ڈالی وہ کوّا زندہ ہو کر وہاں سے اڑ گیا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم اپنے ولایت کے کامل درجے پر پہنچ چکے ہو، لہٰذا تم اپنے مقامِ ولایت کی تلاش میں نکل پڑو اور بندگانِ خدا کی ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دو اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم یہ دو تاڑ کے پھل اپنے ساتھ لے لو دن بھر 'سِیْرُوْ وافِی الْاَرْض' کے تحت روئے زمین کی سیر کرو اور جب مغرب کا وقت ہو جائے تو ان دونوں تاڑ کے پھلوں کو زمین میں بو کر ان پر وضو کرو اور وہیں مغرب وعشاء اپنے اپنے وقتوں پر پڑھ کر رات بھر وہیں رہو اگر ان پھلوں سے صبح کونپلیں نکل آئیں تو وہی تمہارا مقام ولایت ہے۔ آپ اسی طرح برابر روئے زمین کی سیر کرتے رہیں۔

دریائے کرشنا کا رک جانا :۔

حضرت قطب رائچور سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ سیر کرتے ہوئے دریائے کرشنا کے کنارے پہنچے تو دریا لبالب طوفانی شکل میں بہہ رہا ہے۔ آپ نے ایک پر جلال نعرۂ تکبیر بلند فرمایا کہ جس سے پورا جنگل دہل اُٹھا، بسم اللہ کہہ کر اللہ اکبر کے ساتھ آپ نے اپنا قدم مبارک دریا میں ڈال دیا۔ آپ کے قدم مبارک پانی پر پڑتے ہی دریا کا پانی پھٹ گیا اور دریا سے راستہ نکل آیا۔ آپ اسی راستے سے چل کر دوسرے کنارے پر پہنچے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ غیر مسلموں کا ایک جوگی استدراجی قوت کے ساتھ آسن جمائے قیام کیے ہوئے تھا۔ اس جوگی نے آپ کو دیکھا تو بھڑک اُٹھا۔ آپ نے اپنی کرامت سے زبردست مقابلے کے بعد زیر کردیا اور وہ وہاں سے شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ نے وہاں قیام کیا وہ مقام آج بھی ایک چبوترے کی شکل میں محفوظ ہے۔ پھر آپ وہاں سے ۸۵۶ھ میں رائچور میں اس جگہ کے قریب تشریف لائے جہاں آپ کا مزار مقدس ہے۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق مغرب کے وقت وہاں قیام کیا اور دونوں تاڑ کے پھل زمین میں بو کر ان پر مغرب اور عشاء کا وضو فرمایا اللہ تعالیٰ کی قدرت آپ کی کرامت کہ ان میں کونپلیں نکل آئیں۔ حضرت قطب رائچور نے جان لیا کہ یہی میرا مقام ولایت ہے۔

خطرناک جنگل میں آپ کا قیام :۔

۸۵۶ھ میں جہاں آپ نے قیام فرمایا وہ ایک زبردست پُر ہیبت خطرناک جانوروں سے بھرا جنگل تھا۔ ایک دو آدمی کا گزر بھی اس جنگل میں مشکل ہی سے ہوتا تھا آپ اس بھیانک جنگل میں نہایت سکون واطمنان کے ساتھ عبادت وریاضت میں مصروف رہے۔

شھنشاہ وقت کی بیوی کی گستاخی

گستاخی:۔ مقام رائچور اس وقت تک کفر و شرک سے بھری ہوئی آبادی تھی الاماشاء اللہ دور دور تک آبادی غیر مسلموں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک روز اپنے وقت کی رانی شکار کے لئے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ اس جنگل کی طرف نکلی ہوئی تھی۔ اس کا گزر اس جگہ سے ہوا جہاں آپ رونق افروز تھے۔ یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئی کہ اتنے گھنے جنگل میں تنہا ایک آدمی یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ کے حسین و جمیل چہرۂ مقدس پر نظر پڑی تو دیکھا تو کہنے لگی کہ اتنا خوبصورت چہرہ سامنے کے دو دندانِ مقدس قدرے لب انور سے نکلے ہوئے ہیں کاش یہ دو دانت؟ اس رانی نے دل میں یہ بات سوچی ہی تھی کہ اس کے پورے دانت گر پڑے وہ بہت گھبرا گئی اور گرے ہوئے دانتوں کو جمع کر کے اپنے پاس رکھ لی۔ اُس نے سفر ملتوی کر کے واپس اپنے محل پہنچی اور اپنے شوہر سے پورا واقعہ بیان کر دیا۔ اس کے شوہر نے کہا وہ کوئی معمولی شخص نہیں معلوم ہوتا ہے وہ ایک پہنچا ہوا انسان معلوم ہوتا ہے۔ تو نے اس انسانِ کامل کی بارگاہ میں بہت بڑی گستاخی کی ہے اب وہی تیرا قصور معاف فرمائیں گے۔ چنانچہ رانی اپنے شوہر کے ساتھ حاضر بارگاہِ ولایت ہو گئی۔ بیوی نے اپنے قصور کی معافی چاہی حضرت قطب رائچور نے ارشاد فرمایا کہ ان تمام دانتوں کو اپنے منہ میں رکھ لے۔ رکھتے ہی منہ میں ہر دانت اپنی اپنی جگہ جم گیا۔ (مرأۃ الحقیقت)

تبلیغ اسلام:۔ حضرت قطب رائچور سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ سرزمین رائچور پر داعیٔ اسلام کی حیثیت سے تشریف لائے وہ شہنشاہِ وقت اور اسکی بیوی کو کلمۂ طیبہ پڑھا کر حضور والا ان دونوں کو مشرف بہ اسلام فرماتے ہیں۔ مسلمان کر لینے کے بعد حلقۂ ارادت و بیعت میں داخل فرما لیتے ہیں۔ آپ کی کرامات کی شہرت چاروں طرف ہونے لگی اور لوگ جوق در جوق حلقۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ چند سالوں کے بعد رائچور اور اس کے آس پاس کے کئی مقامات مسلمانوں سے بھر گئے۔ اس وقت رائچور اور اس کے اطراف جو مسلم آبادی نظر آتی ہے ان میں سے اکثر کے آباؤ اجداد آپ ہی کے دست کرم پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔

وفاتِ اقدس:۔ آپ نے اپنے لیے تجرّد کی زندگی پسند فرمائی یعنی آپ نے شادی نہیں کی اس لیے قربِ وصال اپنے حقیقی بھتیجے حضرت سید شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر فرما کر چوّن ۵۴ سال کی عمر شریف میں ۱۵؍صفر المظفر ۸۹۲ھ میں وفات پائی۔ (مرأۃ الحقیقت)

رائچور کی سجادگی:۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ حضرت قطب رائچور قدس سرہٗ العزیز نے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنے بھتیجے حضرت سید شاہ علی حسینی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ آپ پہلے سجادہ نشین مقرر ہوئے، رائچور کے سجادوں کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ آستانۂ عالیہ شمسیہ اشرفیہ کا ہر سجادہ اپنے وقت کا کامل ولی رہا ہے یا کم از کم نہایت متقی، پرہیزگار جید عالم دین ضرور رہا ہے۔ موجودہ سجادہ نشین قائد اہلسنت پاسبانِ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی صاحب تک وہاں کے معمر لوگوں نے چار یا تین سجادوں کو تو ضرور دیکھا ہے کہ ہر سجادہ کے اندر کیسی کیسی خصوصیات رہی ہیں۔ ہم تمام سجادگانِ آستانۂ مبارکہ کے حالات پر بحث نہیں کرنا چاہتے ہم خاص طور پر تیرہویں اور پندرہویں سجادہ نشینوں پر بحث کی جا رہی ہے۔

قوالی کی ممانعت :۔ حضرت

قطب رائچور قدس سرہٗ نے اپنی زندگی پاک ہی میں اپنے بعد تا قیامت اپنے آستانۂ مبارکہ میں سماع کی ممانعت فرمادی تھی۔ آپکا اس مسئلہ میں یہی مسلک تھا 'لِاَھلہ حَلالٌ وَلِغَیرِہٖ حَرامٌ' چنانچہ ہر سجادہ اس پر نہایت سختی سے عامل رہا ہے اور آج بھی حدودِ آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ میں قوالی نہیں ہوتی اور انشاء اللہ تا قیامت حدودِ درگاہ شریف میں قووالی نہیں ہوگی۔

تیرھویں سجادہ نشین:۔

تیرھویں سجادہ نشین جو حضرت قطب رائچور کے ہم نام بھی ہیں۔ یعنی حضرت علامہ الشاہ سید شمس عالم حسینی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے اعلیٰ درسگاہ شمس الامراء حیدرآباد کے فارغ علما میں سے تھے۔ آپ اپنے وقت کے جید عالم وفاضل فرائض وواجبات وسنن ومستحبات پر نہایت سختی سے پابند رہنے والے کامل بزرگ اور عابدِ شب زندہ دار تھے۔

تحریت وھابیت کے خلاف آپ کا کردار:۔

آپ نے تحریک وہابیت کے خلاف نمایاں کردار انجام دیا۔ جب مولوی اسماعیل دہلوی کی جانب سے اٹھائی ہوئی وہابی تحریک انگریز حکومت کے سہارے ملکِ ہند میں پھیلائی گئی تو اس نے شمال سے نکل کر دکن میں بھی اچھا خاصا اثر جمالیا۔ ہر شہر، ہر آبادی، بلکہ گھر گھر میں وہابیت کے فتنے کی وجہ سے جھگڑے ہونے لگے۔ آپ نے اپنی تحریروں اور تقریروں سے عوام اہل سنت کو اس فتنے میں شامل ہو کر بھٹکنے والوں کو بچانے کی پوری پوری کوشش فرمائی اور تحریک وہابیت کا ڈٹ کر مقابلہ فرمایا۔ کئی خاندانوں کو وہابی ہونے سے بچایا۔ دکن میں آپ کا اسم گرامی تحریکِ وہابیت کے خلاف کام کرنے والوں میں سر فہرست ہے مگر افسوس تحریکِ وہابیت کے خلاف کام کرنے والے اتنے بڑے مجاہد کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ سے ایک صدی پیشتر سے وابستگی:۔

آپ سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اسلام امام احمد رضا خاں رضی الامولیٰ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے۔ اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی دینی وتجدیدی خدمات شہر آفاق بن چکی تھی۔ جو شخصیت تحریکِ وہابیت کے خلاف زور دار جہاد چلا رہی ہو وہ اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے وابستہ نہ ہو ایسا نہیں ہو سکتا وابستگی یقینیات میں تھی۔ آپ کے مجددِ اسلام سے تعلقات بہت قریبی تھے۔ اور آپ دکن میں مجدد اسلام امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحریک کو آگے بڑھانے والے پہلے عالم دین تھے۔

آپ کی تاریخی وصیت :۔ اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ سے قریبی تعلقات اور آپ کی تجدیدی خدمات سے لگاؤ کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ۱۳۳۵ھ میں اپنی اولاد کے لیے فارسی میں وصیت فرمائی ہے۔ تیرھویں وصیت کا خلاصہ یہ ہے۔

''**موجودہ زمانے میں عقائد اسلامیہ کی حفاظت ایک بہت بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔ اس لیے کہ وہابی غیر مقلد اور وہابی مقلد تحریک نے پورے ملک کو گھیر لیا ہے اور اس کے علاوہ دین اسلام اور عقائد اسلامیہ کے خلاف نئ نئ تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ اس لیے میری اولاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کو اپنا پیشوا اور رہنما تسلیم کریں۔ اس لیے کہ آپ اس صدی کے باجماع امت مجدد ہیں اور آپ کی کتب پر**

عمل اور یقین ضروری ہے۔ صحیح عقائد اسلامیہ کا علم موجودہ دور میں آپ کی کتب کے بغیر ممکن نہیں ہے میری اولاد حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کو اپنا مذہبی رہنما جانے آپ کی کتب خاص طور پر "المعتمد المستند، الدولة المکیه، حسام الحرمین، تمهید ایمان، خالص الاعتقاد" وغیرہ کو حق جانے ورنہ کفر وارتداد وگمراہیت کے دلدل میں پھنس کر دین وایمان سے ہاتھ دھو بیٹھوگے۔......وغیرہ وغیرہ....."

یہ وصیتفرمانے کے بعد آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ سے دو سال قبل ۱۳۳۸ھ میں انتقال فرماگئے۔ زندگی بھر آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت وصیانت اور بدمذہبیت کے رد وابطال میں کافی کام کیا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید احمد حسینی صاحب مرحوم سجادہ نشین ہوئے۔ آپ نے بھی ۱۳۵۲ھ میں وفات پائی۔

رائچور میں احقاق حق وابطال باطل کے تاریخی دور کا آغاز:۔

حضرت سید احمد حسینی صاحب مرحوم کو اولادِ نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے چھوٹے بھائی اور قائد اہل سنت کے والد ماجد حضور شیخ المشائخ، حضرت علامہ مولانا سید شاہ چندا حسینی اشرفی صوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خاندانی اور دینی وصایا کی بنیاد پر ۱۳۵۲ھ میں اپنے برادرِ اکبر حضرت سید احمد حسینی مرحوم کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ آپ علاقۂ دکن میں جید عالم ہونے کے ساتھ انگریزی میں بھی ماہر تھے۔ اپنے زمانے میں فقہ و تفسیر وحدیث، اصول وعقائد وغیرہ علوم کے بہت عالم و فاضل تھے۔ گھر میں اور باہر ہر طرف اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے ذکر کو سنتے رہنا سناتے رہنا معمولاتِ زندگی میں سے تھا اس لیے کہ آپ کے والد ماجد کی آخری وصیت اور امام بریلوی کی کتب نے آپ کی محبت والفت کو جاں گزیں کر دیا۔ حقیقی اولاد وہی ہے جو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر اور انکی وصایا پر سختی سے عمل پیرا رہیں۔ اعلیٰ حضرت کی کتب کو دل وجاں سے، سینے سے لگائے رکھنا اور ان کا مطالعہ خاص مشغلہ تھا۔ بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے عقیدت ومحبت دل میں بیٹھ چکی تھی۔ مسند سجادگی پر فائز ہوتے ہی مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا کام تیزی سے شروع کیا۔ جس کی وجہ سے گمراہ و باطل پرستوں کے دل دہل اٹھے بالخصوص اس علاقے کے گمراہ بدمذہب مشائخ وپیر کہلانے والے صرف مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور تصلّب فی الدین کی وجہ سے دشمنی اور حسد کرنے لگے اسی وجہ وے ہر طرف آپ کے خلاف خطرناک سازشیں کی جانے لگیں۔ انھوں نے آپ پر ظلم وستم کی انتہا کردی لیکن آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ آپ کے علم اور تصلب فی الدین کا شہرہ ہر طرف ہو چکا تھا۔ علما کرام کا کہنا تھا کہ حضرت صاحبِ سجادہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہر کتاب کو اپنے اندر محفوظ کر لیا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ کتب فقہ وعقائد وکلام وتصوف کے ساتھ مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت کی کتب کو مع صفحہ وسطر کے صرف نقش ہی نہیں کر لیا تھا بلکہ ہر کتاب پر موزوں برجستہ حاشیہ آپ کے خداداد علم اور تصلّب کو ظاہر کرتا ہے۔ آج آپ کا کتب خانہ علم فقہ واصول وعقائد وتفسیر اور تصوف وغیرہ علوم میں یعنی فارسی اور عربی میں سب سے بڑا کتب خانہ ہے اور ہر کتاب پر آپ کے حواشی موجود ہے۔ بڑے بڑے علمائے کرام جزئیات وحوالے ٹٹول ٹٹول کر نکال لیا کرتے تھے تو حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ زبانی بتادیا کرتے تھے آپ کے بتانے پر جب علما

تلاش کرتے وہ مسئلہ وحوالہ وہیں ملتا جہاں آپ فرماتے تھے۔ آپ کو اعلیٰ حضرت مجدد اسلام امام بریلوی قدس سرہٗ سے اس قدر عشق تھا کہ قربِ وصال بعض بعض عبارت اور اشعار پر گھنٹوں روتے رہتے اور آپ پر وجد کا عالم طاری رہتا۔ آپ نے جہاں وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں، نیچریوں، صلح کلیوں کے گمراہ وکفریہ عقائد کے ردوابطال میں کام کیا ہے وہیں آپ نے گمراہ مشائخ وسادات کے گمراہ عقائد کے خلاف بھی کام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ان گمراہوں وبد مذہبوں کے ساتھ گمراہ مشائخ وسادات بھی آپ کے دشمن نظر آتے ہیں۔ ان کی جانب سے جو ظلم وستم ڈھائے گئے اور اتہام وبہتان طرازی کی گئی ان کی بہت بڑی دردناک داستان ہے ان کی تفصیل سے کچھ حاصل نہیں۔

آپ کی اپنی اولاد کے لیے وصیت

وصیت :۔ عمر شریف کے آخری حصہ میں آپ کو سوائے اعلیٰ حضرت اور حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے اشعار سننے اور ان کی توضیح وتشریح بیان کرنے اور ان پر رقتِ قلبی کے ساتھ گھنٹوں روتے رہنے کے اور کوئی مشغلہ نہ تھا۔ آخری عمر شریف میں آپ کمزور ہو چکے تھے۔ اسی حالت میں خبر آئی کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند انتقال فرما گئے۔ بس اس کے بعد مسلسل روتے رہنے اور آنے والے دور میں سنیوں کی ابتلا وآزمائش کرتے رہنے میں اپنے اوقت گزار دیئے۔ اکثر فرماتے تھے کہ :..............

"ایک ذات نے پورے سنیت کے شیرازے کو مضبوط رسی سے باندھے رکھی تھی، اب وہ رسی ٹوٹ گئی۔ سنیت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اب مسلک کے خلاف بغاوت پھیلے گی۔ سب سے پہلے گمراہ سادات ومشائخ کی جانب سے مسلک اعلیٰ حضرت کو کمزور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ میں نے اپنے بعد آنے والے فتنے کے رد میں بہت کچھ لکھ دیا ہے میری اولاد علم وعقل سے ہر فتنے کا ردوابطال کرتی رہے"۔

چنانچہ آپ نے دیکھا کہ آپ کے بڑے شہزادے موجودہ سجادہ نشین، قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی نے ماہنامہ "سنی آواز" اور درجنوں تصانیف کے ذریعہ کس طرح طرح سے سادات ومشائخ کی جانب سے پھیلائی گئی گمراہیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف سازش پر بند باندھا۔ آپ کا جہاد کام کر گیا اور قلمی سرمایے نے مسلک اعلیٰ حضرت کو نئی جلا بخشی اس پر پورا ملک گواہ ہے۔ اب آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کی وصیت ملاحظہ فرمایئے۔

"میری اولاد تاقیامت اخلاق حسنہ کی حامل رہے۔ اور فساق وفجار کفار ومشرکین ومرتدین اور تمام بدمذہبوں سے قلبی نفرت رکھے اور ان کی صحبت سے بچے۔ میرے بعد آستانۂ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور کا سجادہ نشین وہی ہوگا جو عالم دین ہوگا یا کم سے کم اتنا علم رکھے گا جس سے ضروریاتِ دینیہ کو جانے اور مسائل ضروریہ کو پہچانے اور خاص طور پر مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کرے۔ اور آپ کی تصانیف کو حق جانے بالخصوص تمہید ایمان، حسام الحرمین، خالص الاعتقاد، الدولۃ المکیہ، الکوکبۃ الشہابیہ، سبحان السبوح وغیرہ کو حق اور صحیح تسلیم کرے۔ اس کے ساتھ اکثر خانقاہوں میں رفض اور شیعت عام ہو چکی ہے اس لیے اعلیٰ حضرت کی کتاب ردالرفضہ اور حضرت شاہ

عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کو حق جانے اور ان کے ساتھ میری کتب مرأۃ مباحیت، اشرف الاخلاق، شمس العقائد، الاخلاق المرضیہ، پر بھی عمل ضروری ہوگا۔ اگروہ عالم نہ ہوتو کم سے کم فارسی اور اردو کا اچھی طرح سے جاننے والا ہوگا اور بہار شریعت کے کم سے کم ۶ حصہ خوب سمجھ کر پڑھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہوگا ورنہ میری بیعت عاق سمجھی جائے گی"۔ "مذکورہ ان دفعات کو رجسٹرڈ کروا کو محفوظ کروالیا ہے تاکہ آئندہ کوئی فتنہ نہ اٹھے"۔

آپ کی تصانیفات اور انتقال:۔ حضور شیخ المشائخ حضرت علامہ سید چندہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ فنافی الرسول فنافی الاولیا اور فدائے اعلیٰ حضرت ہوکر حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی وفات کا صدمہ برداشت نہ کرسکے۔ آخر کار آپ کے انتقال کے چھ ماہ بعد ۲۸ ؍جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ نے بعد وصال ۶ صاحبزادے چھوڑے (۱) فرزند اکبر علامہ سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور، ومدیر اعلیٰ ماہنامہ سنی آواز ناگپور۔ (۲) حضرت سید سلیم میاں حسینی صاحب اشرفی مرحوم۔ (۳) مولانا سید محمد صفی حسینی میاں صاحب اشرفی۔ (۴) مولانا سید اشرف رضا حسینی۔ (۵) جناب سید نجیب اشرف حسینی صاحب۔ (۶) جناب سید کلیم اشرف حسینی صاحب۔ اور سب سے بڑی صاحبزادی اور اپنے نواسے مولانا سید احمد قادری صاحب کی صورت میں یادگار چھوڑی۔

آپ نے زندگی بھر وقار آبروئے سنیت اور عظمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرچم لہرایا۔ آپ کی عملی وفہمی وعبقری شخصیت کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ آپ نے اپنی عمر شریف کے ۱۸ ویں سال سے تصنیف وتالیف وحواشی کا سلسلہ شروع کیا۔ آخری لمحات تک ایک سو پچیس سے زائد کتب ورسائل تصنیف وتالیف فرماکر رہتی دنیا تک رشد وہدایت کے انمول تحفے چھوڑے۔ آپ کے بعد آپ کے بڑے شہزادے اور میرے والد ماجد حضرت علامہ سید محمد حسینی میاں صاحب اشرفی مصباحی موجودہ سجادہ نشین آستانہ حضرت قطب رائچور کی دینی ومسلکی خدمات سے الحمد اللہ پورا ملک واقف ہے۔